127176-اہل سنت کے ہاں چھوٹی بچی کی شادی اور اس کی رخصتی کے متعلقہ کلام

سوال

ایک عیسائی لڑکی نے مجھ سے چھوٹی عمر کی بچی سے فائدہ لینے کے متعلق دریافت کیا کہ یہ تو اسلام پر ایک سیاہ نقطہ ہے، میں نے اس موضوع کے متعلق سرچ کی لیکن مجھے کچھ سمجھ نہیں آئی.

کیا یہ چیز اہل سنت کے ہاں بھی پائی جاتی ہے یا کہ صرف رافضی شیعہ کے ہاں ہی ہے ؟

برائے مہربانی آپ اس کا شافی جواب دیں جو اس تہمت کا منہ توڑ جواب ہو چکا ہے یہ پہلے دور میں موجود تھا، اور ہمارے اس دور میں آخری فتوی کیا ہے، میں تو یہ تصور بھی نہیں کر سکتی کہ کسی چھوٹی سی بچی جنسی طور پر حلال ہے ؟

پسندیدہ جواب

اس مسئلہ میں اہل سنت کے ہاں دو چیزیں
ہیں جنہیں رافضی شیعی اور دشمنان اسلام نے خلط ملط کر دیا ہے، اور اسے ایک بنا کر
رکھ دیا ہے، اور وہ دو چیزیں یہ ہے :

چھوٹی بچی کی شادی.

اور چھوٹی بچی کی رخصتی اور اس کے
ساتھ دخول کرنا.

پہلا مسئلہ :

چھوٹی بچی کی شادی :

عام علماء کرام اس کو جائز قرار دیتے
ہیں، کہ شریعت میں شادی کے لیے بچی کی عمر کی تعیین نہیں کہ اس عمر سے قبل بچی کی
شادی نہ کی جائے.

اس کا ثبوت اللہ کی کتاب اور نبی
کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت اور اہل علم کے اجماع میں ہے.

1 اللہ سبحانہ و تعالی کا فرمان
ہے :

.{اور تمہاری عورتوں میں سے وہ جو
حیض سے ناامید ہوگئی ہوں، اگر تمہیں شبہ ہو تو ان کی عدت تین مہینے ہے، اور ان کی
بھی جنہیں حیض آنا شروع ہی نہ ہوا ہو}. الطلاق (4).

یہ آیت کریمہ اس مسئلہ پر واضح دلالت
کرتی ہے جس میں ہم بحث کر رہے ہیں، اور اس آیت میں اس طلاق شدہ عورت کی عدت بیان ہوئی
ہے جو ابھی بچی ہو اور اسے حیض آنا ہی شروع نہیں ہوا.

امام بغوی رحمہ اللہ کہتے ہیں :

.{اور وہ عورتیں جنہیں ابھی حیض نہیں
آیا}.

یعنی وہ چھوٹی عمر کی جنہیں ابھی حیض
آیا ہی نہیں، تو ان کی عدت بھی تین ماہ ہے.

دیکھیں : تفسیر البغوی (8/052).

اور ابن قیم رحمہ اللہ کہتے ہیں :

"اس عورت کی عدت جسے حیض نہیں آتا
اس عورت کی دو قسمیں ہیں :

ایک تو وہ چھوٹی عمر کی جسے ابھی حیض
آیا ہی نہیں، اور دوسری وہ بڑی عمر کی عورت جو حیض سے ناامید ہو چکی ہے.

چنانچہ اللہ سبحانہ و تعالی نے ان
دونوں قسم کی عورتوں کی عدت بیان کرتے ہوئے فرمایا :

.{اور تمہاری عورتوں میں سے وہ جو
حیض سے ناامید ہوگئی ہوں، اگر تمہیں شبہ ہو تو ان کی عدت تین مہینے ہے، اور ان کی
بھی جنہیں حیض آنا شروع ہی نہ ہوا ہو}. الطلاق (4).

یعنی ان کی عدت بھی اسی طرح ہے" انتہی

دیکھیں : زاد المعاد فی هدي خیر
العباد (5/595).

2 سنت کے دلائل :

عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا بیان کرتی
ہیں کہ :

"نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان
سے شادی کی تو ان کی عمر ابھی چھ برس تھی، اور جب رخصتی ہوئی تو وہ نو برس کی تھیں،
اور نو برس ہی وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ رہیں"

صحیح بخاری حدیث نمبر (4840) صحیح
مسلم حدیث نمبر (1422).

علماء کے صحیح قول کے مطابق اس چھوٹی
عمر کی لڑکی کی شادی اس کا باپ کریگا باپ کے علاوہ کوئی اور ولی نہیں کر سکتا اور
بالغ ہونے کے بعد یہ لڑکی اختیار کی مالک نہیں.

شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ
کہتے ہیں :

"عورت کی اجازت کے بغیر کوئی بھی
عورت کی شادی نہیں کر سکتا، جیسا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا ہے،
اور اگر وہ اسے ناپسند کرے تو اسے نکاح پر مجبور نہیں کر سکتا، لیکن چھوٹی عمر کی
کنواری بچی کو، اس کی شادی اس کا والد کریگا، اور اس کو اجازت کا حق نہیں" انتہی

دیکھیں : مجموع الفتاوی (32/39).

3 اجماع :

ابن عبد البر رحمہ اللہ کہتے ہیں :

"علماء کرام کا اس پر اجماع ہے کہ
باپ اپنی چھوٹی عمر کی بچی کی شادی کر سکتا ہے اور اس میں اسے بچی سے مشورہ کرنے کی
ضرورت نہیں، کیونکہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے عائشہ بنت ابو بکر رضی اللہ
تعالی عنہما سے شادی کی تو ان کی عمر ابھی چھ یا سات برس تھی، ان کا نکاح ان کے
والد نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا تھا" انتہی

دیکھیں : الاستذکار (16/49–50).

اور ابن حجر رحمہ اللہ کہتے ہیں :

"چھوٹی بچی کا والد اس کی شادی
کریگا اس پر اتفاق ہے بخلاف شاذ قول کے " انتہی

دیکھیں : فتح الباری (9/239).

دوسرا مسئلہ :

چھوٹی بچی کی رخصتی اور اس سے دخول
کرنا :

عقد نکاح کرنے سے یہ چیز لازم نہیں
آتی، کیونکہ یہ تو سب کو معلوم ہے کہ بعض اوقات بڑی عمر کی عورت کا نکاح ہوتا ہے
لیکن اس سے اس کا دخول لازم نہیں آتا، اور اس کا پوری وضاحت سے بیان اس طرح ہو سکتا
ہے کہ :

بعض اوقات عقد نکاح کے بعد اور دخول
یعنی رخصتی سے قبل ہی طلاق ہو جاتی ہے، تو اس صورت میں اس کے کچھ احکام بھی ہیں
اور یہ اپنے عموم کے اعتبار سے چھوٹی عمر کی بچی کو بھی شامل ہے اگر مہر مقرر کیا
گیا ہے تو اسے نصف مہر ادا کرنا ہوگا، اور اس کی کوئی عدت نہیں ہوگی.

نصف مہر کے متعلق اللہ سبحانہ و
تعالی کا فرمان ہے :

}اور اگر تم انہیں چھونے سے پہلے ہی
طلاق دے دو اور تم نے ان کا مہر بھی مقرر کر دیا ہو تو مقرر کردہ مہر کا آدھا مہر

دے دو، یہ اور بات ہے کہ وہ خود معاف کر دیں، یا وہ شخص جس کے ہاتھ میں نکاح کی گرہ ہے وہ معاف کر دے{البقرۃ(237).

اور دوسری عورت یعنی جس پر عدت نہیں کے متعلق ارشاد باری تعالی ہے :

}اے ایمان والو جب تم مومن عورتوں سے نکاح کرو پھر ہاتھ لگانے سے پہلے طلاق دے دو تو ان پر تمہارا کوئی حق عدت کا نہیں جسے تم شمار کرو، چنانچہ تم کچھ نہ کچھ انہیں دے دو اور بھلے طریقہ سے انہیں رخصت کر دو{الاحزاب(49).

اس بنا پر جس چھوٹی بچی کا نکاح ہو جائے تو اسے خاوند کے سپرد اس وقت نہیں کیا جائیگا جب تک وہ رخصتی اور مباشرت کے قابل نہیں ہو جاتی، اور اس میں اس کے بالغ ہونے کی شرط نہیں؛ بلکہ مباشرت کو برداشت کرنے کی طاقت ہونی چاہیے، اور اگر رخصتی ہونے کے بعد طلاق ہو تو اس کی عدت تین ماہ ہوگی جیسا کہ اوپر بیان ہوا ہے.

اس سلسلہ میں علماء کے یہ اقوال ہیں جو کہ چھوٹی بچی سے استمتاع یا اس سے دخول کا گمان کرنے والے کا رد ہیں.

امام نووی رحمہ اللہ کہتے ہیں :

"چھوٹی عمر کی لڑکی کی رخصتی اور اس سے دخول کا وقت یہ ہے کہ :

اگر خاوند اور ولی کسی ایسی چیز پر متفق ہوئے ہوں جس میں چھوٹی بچی کو نقصان اور ضرر نہیں تو اس پر عمل کیا جائیگا، اور اگر ان میں اختلاف ہو تو امام احمد اور ابو عبید کہتے ہیں کہ :

نو برس کی بچی کو اس پر مجبور کیا جائیگا، لیکن اس سے چھوٹی بچی کو نہیں.

اور امام شافعی اور مالک اور ابو حنیفہ رحمہم اللہ کہتے ہیں :

اس کی حد جماع برداشت کرنے کی
استطاعت ہے، اور یہ چیز عورتوں میں مختلف ہوتی ہے اس میں عمر کی قید نہیں لگائی جا
سکتی، اور صحیح بھی یہی ہے، اور پھر عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا کی حدیث میں عمر کی
تحدید نہیں، اور نہ ہی اس میں منع کیا گیا ہے کہ اگر وہ اس عمر سے قبل استطاعت رکھتی
ہو اس کی رخصتی نہیں کی جائیگی.

اور نہ ہی اس کے لیے اجازت پائی جاتی
ہی جو نو برس کی ہونے کے باوجود جماع کی استطاعت نہ رکھتی ہو.

داودی رحمہ اللہ کہتے ہیں:

عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا بہت بہتر
جوان ہوئی تھیں " انتہی.

دیکھیں: شرح مسلم (206/9).

شیعہ کے ہاں متع کی اباحت کا رد
دیکھنے کے لیے آپ سوال نمبر (20738
) کے جواب کا مطالعہ کریں.

ہم یہ خیال نہیں کرتے کہ یہ مجادلہ
اور بحث باطل ہے، جس پر استمتاع کا شبہ وارد ہوتا ہے وہ یہ ہے کہ بغیر شادی کے
استمتاع کرنا، یہ ہمارا کام نہیں، اور نہ ہی ہمارے دین میں ہے، نہ تو ایسا بڑی عمر
کی اور نہ ہی چھوٹی عمر کی عورت کے ساتھ کیا جا سکتا ہے.

اس کے متعلق تو یورپ والے انہیں سے
دریافت کریں جو ایسا کرتے ہیں، اور چھوٹی عمر کی بچیوں کا استحصال کرتے ہیں چاہے وہ
بچہ ہو یا بچی، اور غریب و پسماندہ ممالک میں ان کے ساتھ زیادتی کی جاتی ہے، اور آپ
ان کے فوجیوں کے متعلق دریافت کریں جو فقراء کو افریقیا میں بچاتے پھرتے ہیں وہ ان
کے ساتھ کیا کرتے ہیں؟!!

واللہ اعلم.